بسم اللہ الرحمن الرحیم

جس عورت کا دودھ پیا اس کی سگی بہن سے شادی کرنے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

جس عورت کا دودھ پیا، کیا اس کی بہن سے شادی کرنا جائز ہے؟

جواب

مدتِ رضاعت میں جس عورت کا دودھ پیا اس کی بہن دودھ پینے والے کے لئے رضاعی خالہ ہے اور اور جس طرح سگی خالہ سے نکاح حرام ہے اسی طرح رضاعی خالہ سے بھی حرام ہے کہ جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں وہ رضاعت سے بھی حرام ہوجاتے ہیں، لہٰذا دودھ پلانے والی عورت کی بہن سے دودھ پینے والے کا نکاح نہیں ہوسکتا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا: ''وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ''ترجمہ کنزالایمان: (حرام ہوئیں تم پر) دودھ کی بہنیں۔ (پارہ 04، سورۃ النساء، آیت نمبر 23)

مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں صدرالافاضل مولانا مفتی سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں: ''دودھ پلانے والی کو شیر خوار کی ماں اور اس کی لڑکی کو شیر خوار کی بہن فرمایا اسی طرح دودھ پلائی کا شوہر شیر خوار کا باپ اور اس کا باپ شیر خوار کا دادا اور اس کی بہن اس کی پھوپھی اور اس کا ہر بچہ جو دودھ پلائی کے سوا اور کسی عورت سے بھی ہو خواہ وہ قبل شیر خواری کے پیدا ہوا یا اس کے بعد وہ سب اس کے سوتیلے بھائی بہن ہیں اور دودھ پلائی کی ماں شیر خوار کی نانی اور اُس کی بہن اُس کی خالہ۔'' (تفسیر خزائن العرفان، ص 160، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

جو رشتے نسب سے حرام ہیں وہ رضاعت سے بھی حرام ہیں جیسا کہ بخاری شریف میں ہے: ''عن ابن عباس رضی اللہ عنهما قال قال النبی صلى اللہ علیہ وسلم یحرم من الرضاع مایحرم من النسب''ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں وہ رضاعت (دودھ کے رشتوں) سے بھی حرام ہوجاتے ہیں۔ (صحیح البخاری، جلد 3، صفحہ 170، مطبوعہ دار طوق النجاۃ)

فتاوٰی عالمگیری وغیرہ کتبِ فقہیہ میں کچھ یوں مذکور ہے: ''وأخو المرضعة خاله وأختها خالته''یعنی دودھ پلانے والی عورت کا بھائی بچے کا ماموں کہلائے گا اور اس کی بہن بچے کی خالہ کہلائے گی۔ (فتاوٰی عالمگیری، کتاب النکاح، ج 01، ص 343، مطبوعہ پشاور)

النتف فی الفتاوٰی میں مذکور ہے: ''فاما الحرام المؤبد فعلی وجهین احدهما نسب والآخر سبب فاما النسب فهو الرحم المحرم وهم اربعة اصناف۔۔۔الصنف الرابع: الاعمام والعمات والاخوال والخالات۔۔۔فأما الرضاع فیحرم منه مایحرم

بالنسب من ذوی الرحم المحرم"ترجمہ: بہر حال ابدی حرمت دو وجہوں سے ہوتی ہے ان میں سے ایک وجہ نسب ہے جبکہ دوسری وجہ سبب ہے۔ نسب سے جو عورتیں حرام ہیں وہ ذو رحم محارم عورتیں ہیں جن کی چار اقسام ہیں۔۔۔ چوتھی قسم: چچا، پھوپھی، ماموں اور خالہ ہیں۔۔۔ رضاعت سے وہی رشتے حرام ہوتے ہیں جو ذو رحم محارم کے رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں۔ (النتف فی الفتاوی، ص253، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ملتقطاً)

فتاوی رضویہ میں ہے: "سوتیلی خالہ کہ حرام ہے اس کے معنی حقیقی یا رضاعی ماں کی سوتیلی بہن۔" (فتاوی رضویہ، ج11، ص340، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا فرحان احمد عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-2580

تاریخ اجراء: 11 جمادی الاولیٰ 1447ھ/03 نومبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net